O

میرے اندر کوئی اور ہے جو مجھے چین سے بیٹھنے بھی نہیں دے رہا
میرے غم، میری خوشیاں، مری زندگی مجھ کو خود کاٹنے بھی نہیں دے رہا

وہ مجھے کہہ رہا ہے کہ میں زندگی کے سبھی فیصلے بس اسے سونپ دوں
اور اتنے بڑے فیصلے کے لیے وہ مجھے سوچنے بھی نہیں دے رہا

کہہ رہا ہے کہ اکثر محبت نہیں نفرتیں زندگی بھر کا حاصل ہوئیں
ایسی باتوں پہ نفرین بھیجوں مگر وہ مجھے بھیجنے بھی نہیں دے رہا

https://emad-ahmad.com/

چاہتا ہے کہ مَیں اس کی دنیا سے کٹ کر کہیں دور کی منزلیں ڈھونڈ لوں
اور ہر سمت سے گھیر رکھا بھی ہے، وہ مجھے بھاگنے بھی نہیں دے رہا

وہ تو مایوس تھا، وہ تو مایوس ہے، وہ تو ناکام تھا، وہ تو ناکام ہے
پَر تجھے کیا ہوا ہے مرے راہبر! تو اسے جاگنے بھی نہیں دے رہا

نقطہ ہائے نظر، امتحاناتِ دل، فکرِ فردا و ماضی، تلاشِ خدا
ابنِ آدم پہاڑوں سے مضبوط ہے، خود کو جو ہارنے بھی نہیں دے رہا

ایک مدت عماد اِن ہی راہوں پہ چلتا رہا ہے اُسے خوب معلوم ہے
کون بچھڑے گا کس موڑ پر اس لیے، دل کو وہ ڈوبنے بھی نہیں دے رہا

https://emad-ahmad.com/